روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 12 دسمبر 2012ء 27 محرم 1434ہجری 12 فتح 1391ہش جلد 62-97 نمبر 286

خدا تعالیٰ کی کفایت کی دعا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو انہوں نے مندرجہ ذیل دعا کی تھی۔ (بخاری کتاب التفسیر)

ہمارے لئے اللہ (کی ذات) کافی ہے اور وہ کیا ہی اچھا کارساز ہے۔

(آل عمران :174)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

نجات کے بارہ میں قرآن شریف نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ نجات ایک ایسا امر ہے جو اسی دنیا میں ظاہر ہو جاتا ہے جیسا کہ اس نے فرمایا (۔) یعنی جو شخص اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہی ہوگا یعنی خدا کے دیکھنے کے حواس اور نجات ابدی کا سامان اسی دنیا سے انسان ساتھ لے جاتا ہے اور بار بار اس نے ظاہر فرمایا ہے کہ جس ذریعہ سے انسان نجات پاسکتا ہے وہ ذریعہ بھی جیسا کہ خدا قدیم ہے قدیم سے چلا آتا ہے یہ نہیں کہ ایک مدت کے بعد اس کو یاد آیا کہ اگر اور کسی طرح بنی آدم نجات نہیں پاسکتے تو میں خود ہی ہلاک ہو کر ان کو نجات دوں۔ انسان کو حقیقی طور پر اس وقت نجات یافتہ کہہ سکتے ہیں کہ جب اس کے تمام نفسانی جذبات جل جائیں اور اس کی رضا خدا کی رضا ہو جائے اور وہ خدا کی محبت میں ایسا محو ہو جائے کہ اس کا کچھ بھی نہ رہے سب خدا کا ہو جائے اور تمام قول اور فعل اور حرکات اور سکنات اور ارادات اس کے خدا کے لئے ہو جائیں اور وہ دل میں محسوس کرے کہ اب تمام لذات اس کی خدا میں ہیں اور خدا سے ایک لمحہ علیحدہ ہونا اس کے لئے موت ہے۔ اور ایک نشہ اور سُکر محبت الٰہی کا ایسے طور سے اس میں پیدا ہو جائے کہ جس قدر چیزیں اس کے ماسوا ہیں سب اس کی نظر میں معدوم نظر آویں (چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 416)

روزہ رکھنے کی تحریک

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 7۔ اکتوبر 2011ء کے خطبہ جمعہ میں دعاؤں اور عبادات کی طرف توجہ دلائی اور ہفتہ میں ایک دن روزہ رکھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کو میں خاص طور پر توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ دعاؤں کو صرف عام دعائیں ہی نہیں بلکہ خاص دعاؤں کی طرف اب پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں۔ بلکہ ان دعاؤں کے ساتھ ساتھ ہفتہ میں ایک نفلی روزہ بھی رکھنا شروع کر دیں۔

مورخہ 14 اکتوبر 2011ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے روزہ کے بارہ میں مزید وضاحت فرمائی:۔

مناسب ہوگا کہ جماعتی طور پر ایک ہی دن روزہ رکھا جائے۔ ہر مقامی جماعت اپنے طور پر بھی فیصلہ کر سکتی ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ مقامی جماعت میں بھی ایک فیصلہ ہو۔ پیر یا جمعرات کے دن رکھ لیا جائے۔ یہی پاکستان کے احمدیوں کو میں نے کہا تھا۔ بہر حال جو میں نے تحریک کی تھی اس کی طرف بھرپور توجہ دینے کی ضرورت ہے جماعت کو۔

حضور انور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ہر جمعرات کو تمام احباب جماعت روزہ رکھیں۔ اگر کسی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکیں تو پیر والے دن روزہ رکھ لیں۔ اللہ کرے کہ ہم سب اپنے پیارے امام کی تحریک پر لبیک کہنے والے ہوں۔ آمین

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

مجلس افتاء کے اراکین کی تجدید 13-2012ء

آئندہ کیلئے 30 نومبر 2013ء تک مجلس افتاء کے مندرجہ ذیل اراکین ہوں گے۔

1۔ محترم شیخ مظفر احمد ظفر صاحب
2۔ محترم مبشر احمد صاحب کاہلوں
3۔ محترم سید میر محمود احمد ناصر صاحب
4۔ محترم نواب منصور احمد خان صاحب
5۔ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب
6۔ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب
7۔ محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب
8۔ محترم ڈاکٹر محمد علی خان صاحب
9۔ محترم حافظ مظفر احمد صاحب
10۔ محترم عبدالسمیع خان صاحب
11۔ محترم ملک جمیل الرحمٰن رفیق صاحب
12۔ محترم سید مبشر احمد ایاز صاحب
13۔ محترم سید میر قمر سلیمان احمد صاحب
14۔ محترم سید محمود احمد شاہ صاحب
15۔ محترم وقار احمد خان صاحب ایڈووکیٹ
16۔ محترم سید حمید اللہ نصرت پاشا صاحب
17۔ محترم مبارک مصلح الدین احمد صاحب
18۔ محترم سید قاسم احمد شاہ صاحب
19۔ محترم شیخ کریم الدین صاحب
20۔ محترم نصیر احمد انجم صاحب
21۔ محترم ظفر اللہ خان طاہر صاحب
22۔ محترم خواجہ ایاز احمد صاحب
23۔ محترم اسفندیار منیب صاحب
24۔ محترم ڈاکٹر بشیر احمد خان صاحب

ان کے علاوہ محترم رفیق احمد حیات صاحب (امیر جماعت انگلستان) اور محترم عبدالوہاب بن آدم صاحب (امیر جماعت غانا) اس مجلس کے اعزازی رکن ہوں گے۔

اس مجلس کے صدر محترم شیخ مظفر احمد ظفر صاحب اور سیکرٹری محترم مبشر احمد صاحب کاہلوں ہوں گے۔ اس کے علاوہ مجلس کو یہ بھی اختیار ہوگا کہ وہ دوسرے ممالک کے صاحب علم احمدیوں کو مجلس کا اعزازی ممبر بنانے کیلئے میرے پاس سفارش کرے۔

والسلام

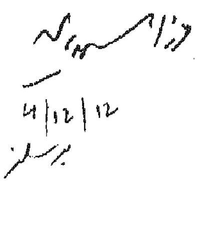

طاہر ہومیو پیتھک ہسپتال میں تعطیلات

مورخہ 22 دسمبر 2012ء تا 4 جنوری 2013ء طاہر ہومیو پیتھک ہاسپٹل اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ بند رہے گا۔ احباب مطلع رہیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

1

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ یورپ

سمندر کے نیچے چینل ٹنل کے ذریعہ روانگی، ہالینڈ کی جماعتوں کا پُرجوش استقبال

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

یکم دسمبر 2012ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یورپ کے تین ممالک ہالینڈ، بیلجیم اور جرمنی کے سفر پر روانہ ہونے کیلئے پروگرام کے مطابق صبح دس بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کیلئے صبح سے ہی احباب جماعت مرد، خواتین بیت الفضل لندن کے احاطہ میں جمع تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کچھ دیر کے لئے احباب کے درمیان رونق افروز رہے اور ہر ایک شرف زیارت سے فیضیاب ہوا۔ بعد ازاں حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی۔ جس کے بعد چار گاڑیوں پر مشتمل قافلہ برطانیہ کے شہر Dover کی طرف روانہ ہوا۔

چینل ٹنل کے ذریعہ سفر

Dover انگلستان کی ایک مشہور بندرگاہ ہے لندن اور اس کے اردگرد کے علاقوں میں آباد لوگ یورپ کا سفر عموماً اسی بندرگاہ سے کرتے ہیں۔ Dover کی طرف جاتے ہوئے Dover سے گیارہ میل پہلے وہ مشہور Channel Tunnel ہے جو سمندر کے نیچے سے برطانیہ اور فرانس کو آپس میں ملاتی ہے۔ اس Tunnel (سرنگ) کے ذریعہ کاریں اور دیگر گاڑیاں بذریعہ ٹرین فرانس کے شہر Calais تک پہنچتی ہیں۔ آج اسی چینل ٹنل کے ذریعہ قافلہ کے سفر کا پروگرام تھا۔

لندن سے مکرم منصور احمد شاہ صاحب نائب امیر جماعت یوکے، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مربی انچارج یوکے، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب (وکالت تبشیر) مکرم ظہور احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری) نمائندہ انصاراللہ، مکرم مرزا ناصر انعام صاحب (پرنسپل جامعہ احمدیہ یوکے) نمائندہ خدام الاحمدیہ، مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت خاص) عمران ظفر صاحب (خدام الاحمدیہ) اور خدام کی سیکیورٹی ٹیم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کیلئے چینل ٹنل تک قافلہ کے ہمراہ آئے تھے۔ قریباً ایک گھنٹہ 35 منٹ کے سفر کے بعد Channel Tunel پہنچے۔ لندن سے ساتھ آنے والے احباب نے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہا۔ امیگریشن کی کارروائی اور دیگر سفری امور کی تکمیل کے بعد بارہ بجکر پانچ منٹ پر گاڑیاں ٹرین پر بورڈ کی گئیں۔ یہ ٹرین دو منازل پر مشتمل ہے اور اس کے اندر ایک وقت میں 180 کاریں مع مسافر Board کی جاتی ہیں۔ قافلہ کی گاڑیاں پہلی منزل پر Board ہوئیں۔

فرانس میں آمد

ٹرین اپنے وقت کے مطابق بارہ بجکر بیس منٹ پر، 140 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے فرانس کے ساحلی شہر Calais کیلئے روانہ ہوئی۔ اس سرنگ کی کل لمبائی قریباً 31 میل ہے اور اس 31 میل لمبی سرنگ میں سے 24 میل کا حصہ سمندر کے نیچے ہے۔ اس سرنگ (Tunnel) کا گہرا ترین حصہ سمندر کی تہہ سے 75 میٹر یعنی 250 فٹ نیچے ہے۔ اب تک پانی کے نیچے بننے والی ٹنل (Tunnels) میں سے یہ دنیا کی سب سے بڑی ٹنل ہے۔

قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد فرانس کے مقامی وقت کے مطابق ایک بجکر پچاس منٹ پر فرانس کے شہر Calais پہنچے۔ فرانس کا وقت برطانیہ کے وقت سے ایک گھنٹہ آگے ہے۔

ٹرین کے رکنے کے بعد قریباً دس منٹ کے وقفہ سے گاڑیاں ٹرین سے باہر آئیں اور موٹروے پر سفر شروع ہوا۔

ہالینڈ میں استقبال

پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق یہاں سے قریباً 85 کلومیٹر کے فاصلہ پر Jabbeke کے علاقہ میں جماعت ہالینڈ سے آئے ہوئے وفد نے مین ہائی وے پر ایک ریسٹورنٹ کے پارکنگ ایریا میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کرنا تھا۔ اور یہاں سے قافلہ کو Escort کرتے ہوئے نن سپیٹ (Nunspeet) لے کر جانا تھا۔ دو بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس جگہ پہنچے تو مکرم ہبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت ہالینڈ، عبدالحمید صاحب فیلدن نائب امیر ہالینڈ، نعیم احمد خرم صاحب مربی انچارج ہالینڈ زبیر اکمل صاحب جنرل سیکرٹری، شعیب اکمل صاحب (سیکرٹری مال) اظہر نعیم (سیکرٹری امور خارجہ، صدر انصاراللہ) نورالدین صاحب صدر جماعت Eindhven عبدالقیوم عارف صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ) نے اپنی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت گاڑی سے باہر تشریف لائے اور ان سبھی احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ حضور انور نے کچھ دیر کے لئے امیر صاحب ہالینڈ سے گفتگو فرمائی۔

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کا انتظام یہاں ریسٹورنٹ کے ایک حصہ میں کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ بعد ازاں پروگرام کے مطابق تین بجکر پچاس منٹ پر یہاں سے نن سپیٹ کیلئے روانگی ہوئی۔ یہاں سے نن سپیٹ کا فاصلہ 335 کلومیٹر ہے۔ 167 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد بیلجیم کا بارڈر کراس کر کے ہالینڈ کی حدود میں داخل ہوئے اور مزید 140 کلومیٹر کا سفر طے کر کے قریباً ساڑھے 6 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نن سپیٹ میں ورود مسعود ہوا۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کار سے باہر تشریف لائے تو نن سپیٹ اور ہالینڈ کے مختلف شہروں کی جماعتوں سے آئے ہوئے احباب جماعت مرد و خواتین اور بچوں اور بچیوں نے اپنے پیارے آقا کا پُرجوش استقبال کیا بچیاں اور بچے مختلف گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کر رہے تھے۔ فرط عقیدت اور محبت سے ہر طرف سے ہاتھ بلند تھے اور اھلاً و سھلاً و مرحبا کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں اور احباب نعرے بھی لگا رہے تھے۔

مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب نائب امیر ہالینڈ، طاہر محمود صاحب نیشنل سیکرٹری امور عامہ وصایا اور عبدالباسط صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ ایک طفل ادیب احمد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پھول پیش کئے اور ایک بچی عزیزہ سیدہ حمامۃ البشریٰ نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

اپنے پیارے آقا کے استقبال کیلئے نن سپیٹ (Nunspeet) کی مقامی جماعت کے علاوہ Utrecut, Cheden, Den Hagg, Lylstad, Rotterdamd, Arnhen, Ansterdam, Eindhven, Denbush, Almeere اور Anstelveen کی جماعتوں سے احباب جماعت مرد و خواتین اور بچے لمبے فاصلے طے کر کے پہنچے تھے اور سخت سردی میں جبکہ درجہ حرارت نقطہ انجماد تک پہنچا ہوا تھا۔ کھلے آسمان تلے اپنے آقا کے دیدار کے منتظر تھے۔ ان میں بڑی عمر کے بوڑھے لوگ بھی تھے اور چھوٹی بچیاں، بچے بھی تھے لیکن یخ بستہ سردی کی پرواہ کئے بغیر اپنے آقا کے انتظار میں کافی دیر سے کھڑے تھے۔ ان سبھی نے شرف زیارت پایا اور سبھی ان مبارک اور بابرکت لمحات سے فیضیاب ہوئے۔

سات بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کیلئے ہالینڈ کی مختلف جماعتوں سے جو احباب مرد و خواتین یہاں پہنچے تھے۔ ان سبھی نے نماز مغرب وعشاء اپنے آقا کی اقتداء میں پڑھنے کی سعادت پائی۔ ان میں سے بعض ایسے بھی تھے جو گزشتہ چند ماہ کے دوران پاکستان سے کسی ذریعہ سے یہاں پہنچے تھے اور ان کی زندگی میں حضور انور کی اقتداء میں یہ پہلی نماز تھی۔ یہ سبھی اپنی اس سعادت پر بے حد خوش تھے اور ان مبارک اور بابرکت گھڑیوں سے فیضیاب ہو رہے تھے جو انہیں ایک نئی زندگی عطا کر رہی تھیں۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادتیں ہم سب کیلئے بابرکت فرمائے۔ آمین

وقف جدید۔ آسمان کی آواز

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

''جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو مالوں میں ترقی دی ہے وہاں آپ کو سلسلہ کی ترقی کیلئے بھی دل کھول کر چندہ دینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق دے کہ آپ وقت کی آواز کو سنیں۔ خدا کرے کہ آپ آسمان کی آواز کو سنیں اور زمین کی آواز کو بھی سنیں تاکہ آپ کو سرفرازی حاصل ہو۔

(الفضل 31 دسمبر 1959ء)

(مرسلہ: ناظم مال وقف جدید ربوہ)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب

ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ

پرسوں شام ہماری ربوہ کی ڈاکٹر فہمیدہ منیر کینیڈا پہنچیں اور آج صبح اس جہان سے گزر گئیں۔ یوں لگتا ہے جیسے موت نے انہیں دستک دے کر کینیڈا بلایا اور دیکھتے دیکھتے انہیں اچک لیا۔ کسی جاندار کو علم نہیں کہ وہ کس زمین پر موت کو لبیک کہنے والا ہے۔ کل من علیھا فان

ہم نے اپنی کتاب احمدیہ کلچر میں ربوہ کے اس ابتدائی زمانہ کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا تھا کہ ہمارے ہسپتال میں تین ڈاکٹر تھے ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب انچارج تھے اور وہ ایک لائسنس یافتہ ڈاکٹر تھے۔ صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ایم بی بی ایس ڈاکٹر تھے لیڈی ڈاکٹر غلام فاطمہ تھیں وہ بھی لائسنس یافتہ تھیں اور بس۔ ربوہ کیا سارے اردگرد کے علاقہ کا یہ واحد ہسپتال تھا۔ وہ زمانہ ہی ایسا تھا کہ ایم بی بی ایس ڈاکٹر میسر ہی نہ تھے۔ مرد ڈاکٹر نہ ملتے تھے لیڈی ڈاکٹرز کہاں سے آتیں؟ سارے ملک میں ڈاکٹروں کی کمی تھی اور احمدیوں میں خاص طور سے اس کمی کو زیادہ محسوس کیا جا رہا تھا خاص طور سے ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ کے وظیفہ یاب ہو جانے کے بعد تو حالات بہت خراب ہوگئے۔ ربوہ کی ساری زنانہ آبادی غیر مستند زنانہ سٹاف کے رحم وکرم پر تھی کہ اچانک ایک نوجوان اور پُرعزم گریجوایٹ ڈاکٹر نے لبیک کہا اور خدمت کے مشن کو اپنا کر ربوہ میں ڈیرہ لگا لیا۔ یہ ہماری ڈاکٹر فہمیدہ عظمت تھیں جو ایم بی بی ایس کرنے کے بعد 1964ء کے اواخر میں ربوہ کے ہسپتال میں آئیں اور دھونی رما کر بیٹھ گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں شفا رکھی تھی دور دور سے پیچیدہ امراض والی خواتین ان سے علاج کی غرض سے آتیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے شفایاب ہوتیں۔

مگر یہ صرف معالج ہی نہیں تھیں نہایت اعلیٰ درجہ کا ادبی ذوق بھی رکھتی تھیں اور نغز گو شاعرہ تھیں۔ اس ناطہ سے ہمارے ساتھ اور ہمارے گھر والوں کے ساتھ ان کا گہرا تعلق تھا۔ ابھی یہاں کینیڈا پہنچی ہیں تو اپنے بیٹے سے پہلا سوال ہی یہ کیا کہ پروازی صاحب کہاں رہتے ہیں؟ ان سے اور ان کی بیگم سے ملاقات کا انتظام کرو۔ یہ کیا علم تھا کہ ہمیں ان سے ملنے کا موقعہ اس حال میں ملے گا کہ ؎

مٹھیوں میں خاک بھر کر دوست آئے بہر دفن
عمر بھر کی دوستداری کا صلہ دینے لگے

کل ہم اس ہمدرد معالج، نفیس اور مخلص دوست، نغز گو شاعرہ، نہایت مخلص اور اولوالعزم شخصیت کو کینیڈا کی اجنبی مٹی میں دفن کر آئے۔

کہاں کی مٹی کہاں آ کے رزق خاک بنی۔

ان سے پہلے تعارف کی داستان بھی عجیب ہے۔ الفضل میں ہماری کوئی نظم چھپی تھی۔ اتفاق سے اسی روز ہماری بیگم اپنے علاج کے سلسلہ میں ہسپتال میں ان سے ملیں۔ تعارف ہوا تو ڈاکٹر فہمیدہ نے نہ صرف ان کا علاج بڑی توجہ اور محبت سے کیا بلکہ نظم پر پسندیدگی کے اظہار کے علاوہ اس خواہش کا اظہار بھی کیا کہ وہ ہمارے گھر تشریف لانا چاہتی ہیں۔ ربوہ میں ان کے جاننے والے زیادہ نہیں تھے اس لئے ہماری بیگم نے انہیں بخوشی دعوت دی اور اس طرح ڈاکٹر فہمیدہ سے ہمارے گھریلو تعلقات قائم ہوگئے۔ وہ تو بعد کو پتہ چلا کہ وہ خود بھی بہت اچھے شعر کہتی ہیں مگر چھپوانے میں جھجک ہے۔ کہیں کالج کے زمانے میں اپنے کالج میگزین میں چھپتی رہتی تھیں مگر پھر پیشہ ورانہ مصروفیات نے انہیں اس طرف توجہ کرنے کی مہلت نہ دی۔ ہم نے انہیں سلسلہ کے پرچوں کی طرف متوجہ کیا اور اس طرح رفتہ رفتہ ان کی شاعری کا چرچا جماعتی حلقوں میں ہونے لگا اور اب تک ان کے چھ مجموعہ ہائے کلام چھپ چکے ہیں۔ پہلا مجموعہ کلام چھاپنے کا ارادہ کیا تو اس کا مسودہ لے کر ہمارے ہاں آ گئیں اور اپنے میاں سمیت ہماری بیٹھک میں ڈیرہ لگا دیا کہنے لگیں میرے پاس وقت نہیں کسی وقت بھی کوئی ایمرجنسی آ سکتی ہے اور ہسپتال والوں کو پتہ ہے کہ میں آپ کے یہاں موجود ہوں۔ اس لئے میں مسودہ چھوڑنا نہیں چاہتی ابھی مل بیٹھ کر اس کو فائنل کرنا چاہتی ہوں۔ میں نے مذاق میں لقمہ دیا ''یعنی آپ اپنے اس بچہ کو ہسپتال میں دوسروں کے رحم وکرم پر چھوڑنا نہیں چاہتیں''؟ کہنے لگیں یہی سمجھ لیں اور ہم نے مل کر اس مسودہ کا بنظر غائر مطالعہ کیا اور جائزہ لیا بہت کانٹ چھانٹ اور محنت کے بعد وہ مسودہ ہمارے حوالہ کر کے کہنے لگیں کہ اب ''بچہ صحت مند ہے آپ کے پاس رہ سکتا ہے'' اب آپ اس کا دیباچہ لکھیں ہم نے لکھا اور وہ دیباچہ ان کی کتاب کے ساتھ چھپا۔ یہ نہیں کہ اس دوران فہمیدہ بی بی نے اپنے پردہ میں کوئی تساہل کیا ہو اور اس بات کا سرٹیفکیٹ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے انہیں دیا ہوا ہے کہ اگر پردہ کی رعایت سے کام کرنا سیکھنا ہو تو ڈاکٹر فہمیدہ سے سیکھیں۔

ان کے ابا عظمت اللہ صاحب سیکشن افسر کے طور پر ریٹائر ہوئے تو وہ بھی ربوہ میں آ گئے اور ان کے سب بہن بھائی بھی۔ ڈاکٹر فہمیدہ نے ایک شجر سایہ دار کی طرح اپنے سب خاندان کو اپنی چھاؤں میں لے لیا۔ پھر ان کی شادی ملک منیر احمد صاحب سے ہوگئی۔ یہ فہمیدہ عظمت سے فہمیدہ منیر ہوگئیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں پانچ اولادیں دیں دو بیٹے اور تین بیٹیاں۔ ہسپتال سے ریٹائر ہوئیں تو دارالیمن میں اپنا کلینک بنا لیا اور دور دراز کے فاصلے کے باوجود خواتین ان کے ہاں پہنچ جاتی تھیں۔ نہایت غریب نواز تھیں غرباء سے فیس لینا روا نہ جانتیں بلکہ اپنی طرف سے دوائیں بھی مفت مہیا کرتی تھیں۔ ہمارا فضل عمر ہسپتال تو ہے ہی فلاحی ادارہ مگر ڈاکٹر فہمیدہ منیر نے ہسپتال سے باہر بھی اس نیکی کو جاری رکھا۔ یہاں ربوہ کے جس شخص سے ان کا ذکر ہوا اس نے ان کی انسان دوستی اور ہمدردی کا کوئی نہ کوئی واقعہ سنایا کیونکہ ربوہ جیسے قصبہ میں کوئی ہی ایسا گھرانہ رہا ہوگا جس نے ان کی خدمات سے تمتع نہ کیا ہو اور ان کے حسن اخلاق سے متاثر نہ ہوا ہو۔ حمل کا عرصہ اور پھر زچگی کا مرحلہ تو عورت اور بچے دونوں کے لئے زندگی اور موت کا معاملہ ہوتا ہے اس مرحلہ پر انتہائی نگہداشت اور انسانی ہمدردی کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ ذرا سی لاپرواہی زچہ یا بچہ کے لئے مہلک ہو سکتی ہے یا کسی ایک فریق کی معذوری کا باعث بن سکتی ہے۔ ڈاکٹر فہمیدہ کے بارے میں ہر کسی کو یہی کہتے سنا کہ جتنی توجہ ہمدردی یکسوئی اور دعا کے ساتھ یہ حاملہ کا خیال رکھتی تھیں یا زچگی کے مراحل طے کرواتی تھیں وہ انہی کا حصہ تھا۔ ربوہ کے ہسپتال میں شروع شروع میں اتنی سہولتیں میسر نہ تھیں پیچیدہ کیسوں کے لئے فیصل آباد جانا پڑتا تھا آپریشن تھیٹر بھی اتنے جدید سامان سے لیس نہ تھا مگر اس کے باوجود ربوہ میں زچگی کے نتیجہ میں اموات کی شرح بالکل نہ ہونے کے برابر تھی۔ ہم تو اس معاملہ میں زیادہ ہی حساس ہیں کیونکہ ہماری والدہ محترمہ 1951ء میں حمل کی پیچیدگی کے نتیجہ میں صرف 32 برس کی عمر میں راہی بقا ہوئی تھیں اس وقت تو ابھی ربوہ آباد ہی ہو رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ ڈاکٹر غلام فاطمہ کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے ہماری امی کی جان بچانے کی ہر ممکن کوشش کی مگر ٹوٹی کی بوٹی نہیں۔ انہیں اتنی سی عمر میں جانا تھا انہیں کون روک سکتا؟ پھر ہماری سگی خالہ ہماری امی بن کر آ گئیں اور اب پچھلے برس پچاسی برس سے اونچی ہو کر گئی ہیں۔ ہم نے پہلی ملاقات میں ہی اپنی ساری روداد ڈاکٹر فہمیدہ کو سنا دی۔ اللہ انہیں اپنے قرب میں رکھے کہ انہوں نے ہماری بیوی اور ہمارے دیگر لواحقین کے علاج کے سلسلہ میں ہمارے حساس ہونے کا ہمیشہ ہی لحاظ رکھا۔

ڈاکٹر فہمیدہ منیر نے اپنے بھائی عزیزم نعمت اللہ کو ہمارے پاس یہ کہہ کر بھیجا کہ انہیں ایم اے اردو کا امتحان آپ نے پاس کروانا ہے۔ ہم نے صرف ایک شرط لگائی کہ جو سبق ہم دیں گے یا جو کتاب ہم کہیں گے وہ انہیں ضرور پڑھنا ہوگی ورنہ ہم یہ ذمہ داری نہیں اٹھا سکتے۔ فہمیدہ کہنے لگیں اس کا ذمہ میں لیتی ہوں چنانچہ ہم نے نعمت کو پڑھایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ اچھے نمبروں میں کامیاب ہوگیا۔ فہمیدہ کہنے لگیں پڑھایا آپ نے نعمت کو ہے مگر میں ایم اے اردو کا امتحان دوں تو اس سے زیادہ نمبر لے کر کامیاب ہو سکتی ہوں کیونکہ میں التزاماً آپ کا دیا ہوا سبق اس سے سنتی رہی ہوں اور آپ کی مجوزہ کتاب پڑھتی رہی ہوں۔ یہ تو خیر ان کا مذاق تھا مگر درحقیقت وہ ادب کا نہایت اعلیٰ درجہ کا ذوق رکھتی تھیں۔ خاص طور سے قدیم اور جدید شاعری کا ان کا گہرا مطالعہ تھا۔ کتابیں پڑھنے کا انہیں شوق بھی بہت تھا مگر ہمیشہ کہتی تھیں کہ ڈاکٹری کے پیشہ میں ایک ہی قباحت ہے کہ انسان کا وقت اپنا وقت نہیں رہتا۔ وقت بے وقت مریض آ جاتے ہیں اور کسی مریض کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا کیا جانے کون کیسی تکلیف میں ہے؟ یہ تو حضرت صاحب کے خطبہ سے معلوم ہوا کہ عین ولیمہ کے دن یہ دلہن بنی بیٹھی تھیں کہ ایک ایمرجنسی آ گئی اور فہمیدہ بلا تردد اسی لباس میں مریض کی مدد کے لئے اٹھ کر ہسپتال چلی گئیں۔ ایسا ہمدردانہ خلوص ہر کسی کو کہاں نصیب ہوتا ہے؟

ابھی پچھلے دنوں میں نے حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے بارے میں اپنے دوست سید سجاد احمد کی لکھی ہوئی کتاب ''دخت کرام'' پڑھی ہے اس میں حضرت بیگم صاحبہ نے خاص طور سے ڈاکٹر فہمیدہ کا ذکر کیا ہے کہ ہر بیماری میں ہر ضرورت کے وقت ڈاکٹر فہمیدہ جھٹ آ موجود ہوتی تھیں اور اس میں دن رات کی تخصیص نہیں تھی۔ ایسی خدمت گزاری مخلصین ہی کو سزاوار ہے اللہ تعالیٰ اس اخلاص کا اجر عظیم انہیں عطا فرمائے۔ آمین۔ ربوہ کے ہسپتال کا چرچا سارے ملک میں ہوتا تھا اور ہے مگر اس ہسپتال نے یہ وقت بھی دیکھا ہے کہ گریجویٹ ڈاکٹر میسر نہ ہوتے تھے۔ ڈاکٹر فہمیدہ اور ڈاکٹر لطیف احمد قریشی کی حیثیت گویا بارش کے پہلے قطروں کی تھی۔ فہمیدہ گریجوایٹ تھیں مگر ڈاکٹر لطیف احمد قریشی انگلستان کے ایم آر سی پی سپیشلسٹ تھے دونوں نے وقف کی روح کے ساتھ ربوہ کو اپنا مسکن بنا لیا اور ہسپتال کا نام دور دور روشن ہوا۔ چنیوٹ کے ایم پی ایز اور وزراء ربوہ علاج کروانے آتے تھے اسمبلی میں جماعت کے خلاف جھک مارتے تھے مگر علاج کی ضرورت ہوتی تو جماعت کے سب سے بڑبولے معاند کی بیویاں بہنیں بیٹیاں برقعوں میں لپٹ کر ڈاکٹر فہمیدہ کے پاس پہنچتیں اور کہتیں خدا کے لئے ہماری شناخت

ظاہر نہ کریں ورنہ ہم کہیں کی نہ رہیں گی۔فہمیدہ ہنس کر کہتیں میرے لئے تو سب مریض برابر ہیں مجھے آپ کی یا آپ کے ہوتوں سوتوں کی شناخت سے کوئی غرض نہیں۔ادھر دل کے مریض ڈاکٹر لطیف احمد قریشی کا دروازہ کھٹکھٹاتے نظر آتے یہ جماعت کے ان مخلص کارکنوں کی خدمات کا صلہ تھا کہ ہسپتال سے متمتع ہونا معاندین کی مجبوری بن گیا۔پھر اللہ کا فضل ہوا ربوہ کا ہسپتال سپیشلسٹوں سے بھر گیا۔ڈاکٹر مرزا مبشر احمد ایف آر سی ایس سرجن آگئے ڈاکٹر نصرت جہاں ایف آر سی ایس گائنا کالوجسٹ آگئیں اور اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جنرل نوری جیسے ہارٹ سپیشلسٹ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں دلوں کے بجھے ہوئے چراغوں کو روشن کر رہے ہیں۔حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب جیسے بزرگوں کے بعد ڈاکٹر لطیف احمد قریشی اور ڈاکٹر فہمیدہ کی اولیت کا شرف بہر حال قائم رہے گا۔ہسپتال کی تاریخ میں یہ لوگ روشن ستاروں کی مانند روشن رہیں گے۔

من آں ستارہ ء صبحم کہ در محل طلوع
ہمیشہ پیش رو آفتاب می باشم

ڈاکٹر فہمیدہ منیر نہ صرف خواتین کی امراض کی ماہر تھیں بچوں کے علاج معالجہ میں بھی ان کا بہت تجربہ تھا اس لئے ان کا دائرہ صرف گائنا کالوجسٹ ہونے تک محدود نہ تھا فضل عمر ہسپتال میں یہ چائلڈ سپیشلسٹ بھی مانی جاتی تھیں۔ربوہ کے اکثر بچے اگر ربوہ سے باہر بھی پیدا ہوئے ہوں تو ڈاکٹر فہمیدہ کے زیر علاج ضرور ہی رہے۔ہمارے اپنے بچے فیصل آباد کے سینٹ رافیل ہسپتال میں پیدا ہوئے مگر ربوہ میں ان کا علاج معالجہ ڈاکٹر فہمیدہ نے کیا ہے یا ڈاکٹر لطیف احمد قریشی نے۔ہمارے پہلے بچے عزیزی ماہر احمد سلمہ کی پیدائش بڑی دشوار حالت میں آپریشن سے ہوئی اس وقت فہمیدہ تو ابھی ربوہ میں تھیں نہیں لائل پور کا سینٹ رافیل ہسپتال ہی ربوہ کے مشکل کیسوں کو نپٹاتا تھا۔ربوہ میں آپریشن کی سہولتیں بھی ڈاکٹر فہمیدہ کے آنے کے بعد میسر آئیں۔ڈاکٹر فہمیدہ کے جنازے کے موقع پر پروفیسر محمد اسلم صابر بتا رہے تھے کہ ربوہ میں ڈاکٹر فہمیدہ نے جو پہلا پہلا آپریشن کیا وہ ان کی بیگم کا تھا۔ساتھ ہی ہمارا دوست امتیاز کھڑا تھا۔امتیاز ربوہ کا پرانا باسی ہے کہنے لگا میری بیوی کی زچگی کا موقعہ تھا ڈاکٹر فہمیدہ کہنے لگیں کیس پیچیدہ لگتا ہے اسے فیصل آباد لے جائیں۔میں نے کہا فیصل آباد تو میں جاتا نہیں اب آپ جانیں اور آپ کا مریض جانے۔اس پر ڈاکٹر فہمیدہ نے دعائیں پڑھنا شروع کر دیں اور علاج میں لگ گئیں۔امتیاز نے ساتھ کھڑے ہوئے نوجوان بیٹے کی طرف ہاتھ بڑھایا کہ اس مشکل زچگی کے نتیجہ میں پیدا ہونے والا بیٹا یہ کھڑا ہے۔ڈاکٹر فہمیدہ کا ربوہ کے ہر امیر اور غریب گھرانے سے کوئی نہ کوئی ایسا ہی تعلق رہا ہے کیونکہ لمبے عرصہ تک وہ ربوہ کی واحد گائنا کالوجسٹ تھیں۔ربوہ کے اردگرد کے دیہات کی خواتین زچگی کے لئے تو ہسپتال کا رخ نہیں کرتی تھیں مگر دیگر امراض نسوانی کے لئے علاج معالجہ کے لئے فضل عمر ہسپتال ہی ان کا واحد ماویٰ تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہیں شفا بھی ہوتی تھی۔1974ء میں جب مولویوں نے اردگرد کے دیہات میں یہ مہم شروع کی کہ ربوہ والوں کا بائیکاٹ کیا جائے تو دیہات کی ان پڑھ عورتوں نے یہ کہہ کر ان کا منہ پھیر دیا کہ مشکل وقتوں میں یہی لوگ ہمارا ساتھ دیتے رہے ہیں کیا تم ہمارے بیماروں کا خیال رکھتے رہے ہو؟ ہمارا اپنا تجربہ یہ ہے ربوہ کے اردگرد کے دیہات کے ہماری جان پہچان کے خاندانوں کی خواتین ہمارے پاس آکر سفارش کرواتیں کہ ڈاکٹر فہمیدہ ان کا علاج کریں اور ڈاکٹر فہمیدہ نہ صرف ان خواتین کو توجہ سے دیکھتیں بلکہ اپنے پاس سے دوائیں بھی دیتیں۔دو تین ایسی خواتین نے ہماری سفارش پر ڈاکٹر فہمیدہ سے اپنا علاج کروایا جو کئی کئی مربعے زمینوں کی مالک تھیں۔ڈاکٹر فہمیدہ نے ان سے بھی فیس نہیں لی۔میں نے کہا بھی کہ ان سے فیس ضرور لے لی جائے یہ غنی لوگ ہیں مگر ان کا کہنا تھا کہ آپ کا نام درمیان میں آجائے تو فیس کیسے لے لوں؟ اس کا صلہ وہ خواتین یوں دیتیں کہ ان کے گھر گھی اور دوسرا سامان خورو نوش بھیج دیتیں۔مگر اس حسن سلوک کے نتیجہ میں جو خیر سگالی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں ان کی کوئی قیمت نہیں ہوتی۔ان خواتین میں سے جو زندہ ہوں گی وہ ان کی سناؤنی سن کر یقیناً غمگین اور اداس ہوئی ہوں گی اور ان کے دل سے ان کے لئے مغفرت کی دعا نکلی ہوگی۔

میں ان کے علاج معالجہ کا ذکر تو کر رہا ہوں ابھی تک میں نے ان کے شعر و ادب کے بارے میں کوئی بات نہیں کی اس کی وجہ یہ ہے کہ میرے پاس ان کے سارے مجموعہ ہائے کلام موجود نہیں۔جو مجموعے انہوں نے مجھے بھجوائے تھے وہ کتابوں کے انبار میں کہیں دبے پڑے ہیں۔صرف وہی چیزیں کہہ سکتا ہوں جو عمومی رنگ میں کہی جا سکتی ہیں۔ان کے شعروں میں پختگی کا ذکر تو حضرت اقدس نے فرما دیا ہے۔ان کے ہاں جدید تر شعری رویے موجود تھے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ مطالعہ کرتی تھیں اور شعروں میں تازگی مطالعہ کے بغیر نہیں آتی۔جماعت احمدیہ کے شعری علم کلام میں ان کا نام اپنے لہجہ کی شگفتگی اور کلام کی پختگی کے باعث ممتاز رہے گا۔اپنے خطبہ میں جو سادہ سا شعر حضور نے سنا دیا ہے اس نے مجھ پر تو عجیب کیفیت طاری رکھی۔

گھر پہ تالا پڑا ہے مدت سے
اب مکیں سے کہو کہ گھر آئے

جماعت کا یا ربوہ کا کون ایسا دردمند دل ہے جو اس شعر کے اندر چھپی ہوئی روتی بلکتی ہمکتی بے بسی اور جدائی کی کیفیت کو محسوس نہ کرتا ہو؟ میر انیس نے ''قضا کہاں سے کہاں لے گئی حسینوں کو'' والے درد ناک سلام میں اس کیفیت کو ذرا زیادہ واضح انداز میں بیان کیا تھا۔

یہ بے سبب نہیں سونے گھروں کے سناٹے
مکان یاد کیا کرتے ہیں مکینوں کو

ڈاکٹر فہمیدہ نے چھوٹی بحر میں اسی استادانہ صناعی کا ثبوت دیا ہے ہجر کی بے بسی کی کیفیت کو اس سے بہتر طریق پر بیان کرنا مشکل تھا مگر فہمیدہ کہہ گزری ہیں۔انہیں کیا علم تھا کہ ان کا وقت بھی غریب الوطنی میں آجائے گا اور مکان کا سناٹا مکین کو یاد ہی کرتا رہ جائے گا۔

بقیہ صفحہ 6

اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ارشاد ہماری رہنمائی کے لئے موجود ہے۔حضور فرماتے ہیں۔

''حقہ بہت بری چیز ہے ہماری جماعت کے لوگوں کو یہ چھوڑ دینا چاہئے۔''

(منہاج الطالبین انوار العلوم جلد 9 صفحہ 163)

کیا آپ تمباکو نوشی چھوڑنا چاہتے ہیں؟ اس بات کا کافی امکان ہے کیونکہ **دنیا کے 70 فیصد تمباکو نوش اس عادت سے نجات چاہتے ہیں** اور 2002ء کی ایک تحقیق کے مطابق دنیا میں ''سابق تمباکو نوش'' افراد کی تعداد موجودہ تمباکو نوش افراد سے زیادہ ہو چکی تھی۔برطانیہ کی ایک تحقیق کے مطابق تمباکو نوشی چھوڑنے والے افراد میں سے 53 فیصد افراد کا کہنا تھا کہ انہیں اس عادت کو ترک کرنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔27 فیصد افراد کے مطابق انہیں کچھ مشکل ہوئی اور 20 فیصد افراد کے لئے یہ کام مشکل ثابت ہوا۔نوجوان تمباکو نوش افراد کے لئے یہ بات اہم ہے کہ اگر وہ یہ عادت 30 سال کی عمر سے قبل چھوڑ دیتے ہیں تو ان کی باقی زندگی اس کے مضر اثرات سے مکمل طور پر محفوظ ہوسکتی ہے۔

اگر آپ تمباکو نوشی چھوڑنا چاہتے ہیں تو آپ کے لئے بھی Cold Turkey طریقہ مناسب ہے کیونکہ اس عادت کو ترک کرنے والوں میں سے 76 فیصد افراد نے یہی طریقہ اپنایا یہ تو معلوم نہیں کہ اس کا یہ نام کیوں رکھا گیا لیکن اس کی سادہ سی وضاحت یہ ہے آپ اس عادت کو ایک ہی دفعہ چھوڑ دیں اور دوبارہ مڑ کر اس کی طرف نہ دیکھیں۔اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اس طریقے میں بنیادی اہمیت آپ کے ارادے کی ہے۔اگر دنیا کے 76 فیصد تمباکو نوش اس طریقے پر کامیابی سے عمل کر سکتے ہیں تو آپ بھی کر سکتے ہیں۔اس کے علاوہ اس بات سے بھی آپ کے ارادے کو تقویت ملنی چاہئے کہ تمباکو نوشی چھوڑنے والے 75 فیصد افراد نے بغیر کسی مدد کے یہ عادت ترک کی۔یعنی انہوں نے ادویات وغیرہ کا سہارا نہیں لیا۔تمباکو نوشی ترک کرنے کی افادیت اس طرح ظاہر ہوتی ہے کہ پہلے 20 منٹ میں آپ کا بلڈ پریشر اور حرکت قلب معمول کی طرف آنا شروع ہو جاتی ہے۔12 گھنٹے کے اندر کاربن مونو آکسائیڈ کی سطح نارمل ہو جاتی ہے (یہ گیس آکسیجن کو خون کے ذریعے جسمانی خلیوں تک پہنچنے سے روکتی ہے اور یوں زہر کا کام کرتی ہے۔) 3 ماہ کے اندر دوران خون اور پھیپھڑوں کے کام کرنے کی صلاحیت بہتر ہو جاتی ہے اور ایک سال تک دل کی بیماریوں کے امکانات آدھے رہ جاتے ہیں اور اس کے بعد بتدریج دوسرے امراض مثلاً سرطان وغیرہ کے امکانات کم ہوتے جاتے ہیں۔مختصراً یہ کہ تمباکو نوشی چھوڑ دیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو مدنظر رکھیں۔

''آجکل یہی برائی ہے حقہ والی جو سگریٹ کی صورت میں رائج ہے تو جو سگریٹ پینے والے ہیں ان کو کوشش کرنی چاہئے کہ سگریٹ چھوڑ دیں کیونکہ چھوٹی عمر میں خاص طور پر سگریٹ کی بیماری جو ہے وہ آگے سگریٹ کی کئی قسمیں نکل آئی ہوئی ہیں۔جن میں نشہ آور چیزیں ملا کر پیا جاتا ہے۔تو نوجوانوں کی زندگی برباد کرنے کی طرف ایک قدم ہے جو دجال کا پھیلایا ہوا ہے اور بدقسمتی سے مسلمان ممالک بھی اس میں شامل ہیں۔بہر حال ہمارے نوجوانوں کو چاہئے کہ کوشش کریں کہ سگریٹ نوشی ترک کریں۔''

(خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 380)

لیزر سے پیمائش کیجئے

پلاٹ کی پیمائش یا گھر تعمیر کرتے ہوئے کئی بار سکیل کی ضرورت پڑتی ہے۔نیز بالکل درست پیمائش کرتے ہوئے خاصا وقت ضائع ہوتا ہے۔اب یہ مسئلہ جرمن کمپنی بوش کے تیار کردہ جی ایل ایم لیزر ڈسٹینس میژرر (Laser Distance Measurer) نے حل کر دیا۔اس پیمائشی آلے میں ایک لیزر چھوڑنے والا آلہ اور ایک طاقتور سنسر لگا ہے۔جب لیزر چھوڑی جائے تو سینسر اس کی موٹائی اور دیگر ریاضیاتی حساب کتاب کرکے تعین کرتا ہے کہ لیزر کی لمبائی کتنی ہے۔پیمائشی آلے کی لیزر 265 فٹ تک ہوسکتی ہے۔چنانچہ اس کے ذریعے 265 فٹ تک انتہائی درست پیمائش کرنا آسان ہوگیا۔اس کی تعارفی قیمت دوسو ڈالر ہے۔

Hm
3966

مکرم عطاء الغالب صاحب سیکرٹری تعلیم وتربیت فن لینڈ

فن لینڈ کا تعارف اور وہاں اعلیٰ تعلیم کے مواقع

فن لینڈ، ایک نارڈک ملک شمالی یورپ کے Fennoscandian علاقے میں واقع ہے۔ اس کے مغرب میں ناروے، شمال میں سویڈن اور مشرق میں روس کی سرحد ہے۔ جبکہ ایسٹونیا خلیج فن لینڈ کے جنوب میں واقع ہے۔

اکثر لوگ جنوبی فن لینڈ میں رہتے ہیں جن کی تعداد تقریباً 54لاکھ ہے۔ رقبے کے لحاظ سے یہ یورپ کا آٹھواں بڑا ملک ہے اور کم آبادی کے لحاظ سے یورپی یونین کا سب سے بڑا ملک ہے۔ فن لینڈ میں کرنسی یورو اور سرکاری زبانوں میں فینش اور سویڈش شامل ہیں۔ عام طور پر نوجوان انگریزی بھی بولتے ہیں۔ فن لینڈ یورپی یونین کا رکن ہے اور یہاں معیار زندگی باقی یورپی ممالک (جرمنی، فرانس وغیرہ) کی طرح Standard High ہے۔

فن لینڈ کا تعلیمی نظام بہت اچھا ہے اور بین الاقوامی طالب علموں کے لئے پُرکشش بھی ہے۔ فن لینڈ کے تعلیمی نظام کا شمار دنیا کے بہترین تعلیم میں ہوتا ہے۔ فن لینڈ میں زیادہ تر یونیورسٹیاں اعلیٰ تعلیم مفت دے رہی ہیں۔ بین الاقوامی طلباء سے کوئی فیس چارج نہیں کی جاتی۔ چند یونیورسٹیاں پہلے سے ہی کچھ کورسز کے لئے فیس چارج کر رہی ہیں۔

بین الاقوامی طلباء کے لئے اعلیٰ تعلیم کی یونیورسٹیاں

اس مضمون میں ہم خاص طور پر اعلیٰ تعلیم، ماسٹر ڈگری پروگرام (جو کہ 16 سال تعلیم کے بعد حاصل کی جاسکتی ہے) کے بارے میں بات کریں گے اور بیچلر ڈگری پروگرام (جو کہ 12 سال تعلیم کے بعد شروع ہوتا ہے) کے بارے میں بھی مفید معلومات اس مضمون میں دی جائیں گی۔

بین الاقوامی طلباء کے لئے انگریزی زبان میں تقریباً 500 فیلڈز میں ڈگری پروگرامز میسر ہیں۔ زیادہ تر خواہش مند طالب علموں کا تعلق یورپ سے باہر کے ممالک سے ہے۔ ڈگری پروگرام کا مطلب یہ ہے کہ طالب علم کو اپنی ڈگری فن لینڈ میں ہی مکمل کرنی ہوگی، چاہے وہ بیچلر ڈگری پروگرام ہو یا ماسٹر ڈگری پروگرام۔

عام طور پر مندرجہ ذیل ماسٹر ڈگری پروگرام آفر کئے جاتے ہیں:۔

1. MSc in Architecture
2. MSc in Biomedical Engineering
3. MSc in Business and Technology
4. MSc in Electrical Engineering
5. MSc in Information Technology
6. MSc in Machine Automation
7. MSc in Materials Science
8. MSc in Science and Bio Engineering

مندرجہ بالا پروگرامز بیچلرز سطح پر بھی موجود ہوں گے (پر یہ ضروری بھی نہیں)

عام طور پر ہر شہر میں دو یا دو سے زیادہ یونیورسٹیاں ہیں۔ ایک Technical Institute اور دوسری Applied Sciences۔ 16 یونیورسٹیاں وزارت تعلیم و ثقافت فن لینڈ کے ماتحت ہیں۔ کچھ کے نام جو کہ عالمی سطح پر شہرت رکھتی ہیں مندرجہ ذیل ہیں۔

1. Aalto University
2. Åbo Akademi University
3. Academy of Fine Arts
4. Hanken School of Economics
5. Lappeenranta University of Technology
6. Sibelius Academy
7. Tampere University of Technology
8. University of Helsinki
9. University of Eastern Finland
10. University of Jyväskylä
11. University of Lapland
12. University of Oulu
13. University of Tampere
14. University of Turku
15. University of Vaasa

اعلیٰ تعلیم کے لئے فن لینڈ ہی کیوں؟

اعلیٰ تعلیم کے معیار میں اضافہ

ہائیر ایجوکیشن فن لینڈ کا معیار، ماحول اور پُرکشش بین الاقوامی معیار کے عین مطابق ہے۔ بین الاقوامی ادارہ برائے اعلیٰ تعلیم، بین الاقوامی سطح پر تعلیم کے فروغ اور معاشرے کی اصلاح کو سراہتا ہے۔ باصلاحیت غیر فینش طالب علم اور ریسرچرز، جنہوں نے فینش تعلیم کا انتخاب کیا ہے۔ اُن کے لئے اعلیٰ تعلیم اور ریسرچ کے ساتھ ساتھ اچھی ملازمتوں کے بھی مواقع موجود ہیں۔ باصلاحیت افراد کو فن لینڈ میں آنے اور رہنے کی حمایت کی جاتی ہے۔

اعلیٰ تعلیمی ادارے ملٹی کلچر ہائر ایجوکیشن اور سول سوسائٹی کی حمایت کرتے ہیں۔

سکالرشپ کے مواقع

فن لینڈ میں خاص طور پر ڈاکٹریٹ سطح پر تعلیم وتحقیق کے لئے سکالرشپس دستیاب ہیں۔ جن کو حاصل کرنے کے لئے کچھ شرائط ہیں۔ مثال کے طور پر آپ کا تعلق غیر یورپی ملک سے ہو۔ اگر آپ کا ایڈمیشن پیڈ ماسٹر پروگرام میں ہوا ہے تو آپ مخصوص سکالرشپ کے درخواست دینے کے اہل ہوسکتے ہیں۔

مندرجہ ذیل سکالرشپ پروگرام ہیں جن کے لئے آپ اپلائی کرسکتے ہیں

CIMO scholarship programmes for Doctoral level studies and research at Finnish universities

انسٹیٹیوشنل سکالرشپ، اعلیٰ تعلیمی اداروں کی طرف سے دی جاتی ہیں۔ خاص طور پر ان طلباء کے لئے جو paid ماسٹر پروگرامز میں داخل ہوئے ہیں اور طلبہ کا تعلق غیر یورپی ممالک سے ہو۔

بیچلر اور ماسٹرز کی سطح پر تعلیمی وظائف

فن لینڈ میں بیچلرز سطح پر کوئی فیس چارج نہیں کی جاتی اور اکثر ماسٹر پروگرامز بھی مفت ہیں۔ اس تعلیم کے اخراجات فن لینڈ کی حکومت برداشت کرتی ہے۔ لہٰذا اس کے علاوہ ان کے لئے اور کوئی وظائف نہیں ہیں۔

تاہم، وہ ماسٹر پروگرامز جن میں غیر یورپی ممالک کے طلباء سے فیس چارج کی جاتی ہے۔ اُن کے لئے انسٹیٹیوشنل سکالرشپ (Institutional Scholarships) دستیاب ہیں۔ ان وظائف کے لئے یونیورسٹی سے اپلائی کیا جاسکتا ہے۔

انٹرنیٹ پر سکالرشپ کا ڈیٹا بیس

انٹرنیٹ پر لاتعداد ’’بین الاقوامی‘‘ سکالرشپس کے پورٹل ہیں۔ مثال کے طور پر آپ یورپ میں تعلیم اور ریسرچ کے لئے دستیاب وظائف جاننے کے لئے اس پورٹل کا دورہ کریں۔ ”www.scholarshipportal.eu“ اس قسم کے پورٹل کا دورہ کرنے کا یہ فائدہ ہے کہ آپ کسی قسم کے وظیفے کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کرسکتے ہیں اور جو ادارہ سکالرشپ آفر کر رہا ہے آپ اُس سے خود براہ راست رابطہ کرسکتے ہیں۔ اس قسم کے پورٹل آپ کو صحیح سمت کا تعین کرنے میں مدد کرتے ہیں۔ البتہ بعض اوقات یہ پورٹل آپ کو اپ ڈیٹ نہیں ملیں گے کیونکہ ان وظائف کی ایڈمنسٹریشن خود ان کے ہاتھ میں نہیں ہوتی۔

مخصوص سائنسی تحقیق کی فنڈنگ

فن لینڈ میں اور بھی گرانٹ دینے والی تنظیمیں، یونیورسٹیاں اور ادارے موجود ہیں جو فن لینڈ کی یونیورسٹیوں میں اور ریسرچ سنٹرز میں کام کرنے والے باصلاحیت بین الاقوامی پوسٹ ماسٹر سطح کے طلبہ کو تعلیم وتحقیق کے لئے فنڈ فراہم کرتے ہیں۔ ہمارا آپ کو مشورہ ہے کہ آپ ایسے اداروں اور تنظیموں کے ساتھ رابطے میں رہیں جو آپ کی فیلڈ میں مہارت رکھتی ہیں۔

ایکسچینج پروگرام کے لئے وظائف

یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کسی Exchange پروگرام میں حصہ لیں۔ اور مختلف قسم کے وظائف پائیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ فن لینڈ ایک سمیسٹر یا اکیڈمک سال کے لئے بطور طالب علم یا ریسرچر آئیں اور اس کے متبادل میں وظائف پائیں۔ یہ تب ہی ممکن ہے کہ آپ کے ملک کی یونیورسٹی کسی قسم کے پروگرام آفر کر رہی ہے اور آپ کی یونیورسٹی کا فن لینڈ میں کس یونیورسٹی سے الحاق ہے۔

مثال کے طور پر University of Turku (UTU), Finland کا الحاق پاکستان میں یونیورسٹی آف پنجاب اور لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنس Lahore University of Management Sciences, Pakistan کے ساتھ ہے۔

فن لینڈ میں داخلوں کا آغاز

داخلوں کے آغاز کی عین تاریخ کا انحصار ہر یونیورسٹی کے پروگرام پر ہے۔ پر عام طور پر فن لینڈ میں ڈگری پروگرام کے داخلوں کا آغاز نومبر سے جنوری تک ہوتا ہے۔ برائے مہربانی ایک بات یاد رکھیں درخواستوں کے دو مرحلے ہوتے ہیں ایک آن لائن درخواست اور دوسرا پیپر درخواست۔ آپ کو دونوں مرحلوں سے گزرنا ہوتا ہے ڈیڈ لائن کو مدنظر رکھتے ہوئے۔

داخلہ اور ویزا کے لئے بنیادی باتیں

ڈگری پروگرام میں اپلائی کے وقت کچھ

بنیادی باتیں آپ کو یاد رکھنی ہوں گی۔

الف) ماسٹر پروگرام کے لئے آپ کی سابقہ تعلیم کا دورانیہ متعلقہ فیلڈ میں 16 سال ہو۔

ب) آپ کی سابقہ تعلیم کی تمام اسناد اصل ہوں۔

ج) انگریزی کورس مثال کے طور پر IELTS کا ہونا لازمی ہے۔ (کم سے کم 6.0 بینڈ درکار ہیں)

ہر یونیورسٹی کی اپنی requirement ہوتی ہے۔ مزید معلومات کے لئے یونیورسٹی کی سائٹ دیکھیں۔

یونیورسٹی سے acceptance letter حاصل کرنے کے بعد آپ کو ویزا کے لئے اپلائی کرنا ہوتا ہے۔ عام طور پر ڈگری طالب علموں کے لئے ویزا اپلائی کے اوقات جولائی اور اگست کے ماہ میں ہوتے ہیں اور طالب علم کا کلاسز کے آغاز سے پہلے فن لینڈ پہنچنا ضروری ہے۔

فن لینڈ میں کلاسز کا آغاز ستمبر کے پہلے ہفتے سے ہو جاتا ہے۔

ویزا اپلائی کے وقت مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھیں

1) فن لینڈ سفارت خانے (Embassy) سے رابطہ کریں اور فائل جمع کرانے کے لئے وقت لیں۔

نوٹ: پاکستان میں فن لینڈ کا سفارت خانہ بند ہو چکا ہے۔ لہٰذا درخواست جمع کرانے کے لئے پڑوسی ممالک میں فن لینڈ کے سفارت خانے سے رابطہ کریں۔ مثال کے طور پر ابوظہبی، نیپال، ایران، تھائی لینڈ وغیرہ۔ (acceptance letter کے فوراً بعد embassy سے appointment لے لیں۔ بعد ازاں زیادہ درخواستوں کی وجہ سے embassy ٹائم نہیں دیتی)

2) فن لینڈ کے سفارت خانے سے ٹائم لینے کے بعد آپ کو اس ملک کے ویزے کے لئے اپلائی کرنا ہوگا جہاں فن لینڈ کا سفارت خانہ واقع ہے۔

نوٹ: نیپال ایمبیسی کے لئے ویزے کی ضرورت نہیں۔ ابوظہبی کی فن لینڈ ایمبیسی درخواست کو جلد نبٹانے کے لحاظ سے بہتر ہے۔

3) درخواست کو جلد process کرنے کے لئے visa E-service کا استعمال کریں۔ مزید معلومات کے لئے یہ سائٹ وزٹ کریں
http://w ww.migri.fi/services/e_services

4) درخواست کو مکمل فل کریں اور اپنے دستاویزات کی کاپی لگائیں۔

5) فن لینڈ میں تعلیمی اخراجات کے 6000 یورو کی بینک سٹیٹمنٹ دکھانا ضروری ہے۔

6) ایک سال کی صحت کی انشورنس کرانا لازمی ہے۔

7) آپ کو ایک سال کا ویزا ملے گا اور ہر سال فن لینڈ ایمبیسی آپ کے تعلیمی پرفارمنس کو مدنظر رکھتے ہوئے اگلے سال کا ویزہ دے گی۔

مزید معلومات کے لئے ان سائٹس کا وزٹ کریں

[1] http://en.wikipedia.org/wiki/Finland

[2] http://www.studyinfinland.fi/study_options/study_programmes_database

[3] http://www.studyinfinland.fi/study_options/degree_programmes

[4] http://www.studyin finland.fi/institutions/universities

[5] http://www.universityadmissions.fi/index.php?page=applicationPeriod

فن لینڈ میں جماعتی رابطہ

جماعت احمدیہ فن لینڈ میں نیشنل شعبہ تعلیم و تربیت کے زیرنگرانی احمدی طلباء میں فن لینڈ کی اعلیٰ تعلیم کی تشہیر کے لئے ایک خاص کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں جو بھی احمدی طلباء مزید معلومات حاصل کرنے کے خواہش مند ہوں وہ studyfinland2013@gmail.com پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ آپ وہاں فن لینڈ میں تعلیم سے متعلق کوئی بھی معلومات لے سکتے ہیں۔

❁......❁......❁

مکرم ڈاکٹر عبداللہ پاشا صاحب

کیا آپ ابھی تک تمباکو نوشی کرتے ہیں؟

انسان کی تمباکو نوشی کی عادت 500 قبل مسیح میں شروع ہوئی اور ایک ارب سے زائد دنیا کی آبادی اس میں مبتلا ہے۔ یہ دنیا کی سب سے زیادہ فروخت ہونے والی چیز ہے اور اس کا تجارتی حجم کھربوں میں ہے۔ انسانی صحت پر تمباکو نوشی کے اثرات کا اندازہ اس بات سے لگالیں کہ عالمی ادارہ صحت کے اعداد و شمار کے مطابق ہر سال تقریباً 50 لاکھ افراد تمباکو کی پیدا کردہ بیماریوں کی وجہ سے موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ اور یہ تعداد ایڈز، ٹی بی اور ملیریا سے ہونے والی مجموعی اموات سے بھی زیادہ ہے۔ دنیا میں موجود رجحان اگر جاری رہا تو یہ تعداد 2030ء تک 80 لاکھ تک پہنچ سکتی ہے۔ اسی لئے ہر سال 31 مئی کو انسداد تمباکو نوشی کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔

تمباکو کے دھوئیں میں تقریباً 4 ہزار کیمیکلز ہوتے ہیں جن میں سے 250 باقاعدہ زہر ہیں اور 150 ایسے کیمیکلز ہیں جو کینسر پیدا کرنے والے یا Carcinogens کے زمرے میں آتے ہیں۔ یہ کیمیکلز انسانی DNA میں جینیاتی تبدیلیاں پیدا کر کے کینسر کا بیج بو دیتے ہیں جو بتدریج پروان چڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ تمباکو میں پائی جانے والی نکوٹین نشہ پیدا کرنے کی طاقتور صلاحیت رکھتی ہے اور انسان کو اس لت میں مبتلا رکھنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

کیمیکلز جو تمباکو کے دھوئیں میں پائے جاتے ہیں ان کے اور استعمالات بھی ہیں جن سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ انسانی جسم کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہوں گے مثلاً BENZENE پٹرول میں پائی جاتی ہے۔ BUTANE سگریٹ جلانے والے لائٹر کے محلول میں استعمال ہوتی ہے۔ AMMONIA گھروں میں استعمال ہونے والے صفائی کے کیمیکلز میں استعمال ہوتی ہے۔ TOULENE پینٹ سے متعلق کیمیکلز میں پائی جاتی ہے CADMIUM بیٹری بنانے میں استعمال کی جاتی ہے اور HYDROGEN CYANIDE کیمیکل ہتھیار بنانے میں استعمال ہوتی ہے۔ یہ تمام کیمیکل تمباکو کے دھوئیں میں موجود ہوتے ہیں۔

ایک مشاہدے میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ **تمباکو نوشی کے نتیجے میں مردوں کی زندگی کے 13 سال اور خواتین کی زندگی کے 14 سال کم ہو سکتے ہیں۔** تمباکو نوش افراد میں دل کے دورے کے امکانات دوسروں کی نسبت دوگنے ہو جاتے ہیں۔ بیکٹیریل، فنگل (Fungal) اور وائرل (Viral) انفیکشنز (Infections) کی ایک بڑی تعداد ہے جو تمباکو نوشی سے وابستہ ہے۔ 15 اقسام کے سرطان (Cancer) تمباکو نوشی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ جن میں پھیپھڑے کا کینسر سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ منہ، گلے اور لبلبے کے سرطان کا بھی کافی تمباکو نوش شکار ہوتے ہیں۔ پہلی جنگ عظیم تک دنیا میں پھیپھڑے کا سرطان بہت کم تھا اور اکثر ڈاکٹرز کو اپنے تمام کیریئر کے دوران ایک بھی ایسا کیس دیکھنے کو نہیں ملتا تھا لیکن اس کے بعد سگریٹ کا رواج عام ہوا اور اس کے بعد یہ سرطان وبا کی طرح پھیلا۔

تمباکو نوشی سے پیدا ہونے والا ایک بہت بڑا مسئلہ Passive Smoking کا ہے۔ یعنی تمباکو نوشی سے پیدا ہونے والا دھواں بھی دوسروں کے لئے بے حد نقصان دہ ہے۔ اس طرح جو لوگ تمباکو نوشی نہیں کرتے لیکن ایسے ماحول میں رہتے ہیں جہاں دوسرے افراد سگریٹ وغیرہ پیتے ہیں۔ وہ بھی اس کے مضر اثرات کا شکار ہو سکتے ہیں۔ خصوصاً بچے جن کا دفاعی نظام ابھی اتنا طاقتور نہیں ہوتا، ان کی صحت بری طرح متاثر ہو سکتی ہے۔ 2 سے 10 لاکھ بچے اس دھوئیں کی وجہ سے ہر سال دمے (Asthma) کے شدید حملے کا شکار ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ سانس کی نالی اور کان کے انفیکشن میں بھی مبتلا ہو سکتے ہیں۔ یہ بات بھی تحقیق سے ثابت ہوئی ہے کہ تمباکو کے دھوئیں سے متاثرہ بچوں میں ''اچانک موت'' یا Sudden Infant Death Syndrome کے امکانات دوسرے بچوں کی نسبت کافی زیادہ ہوتے ہیں۔ دنیا میں جتنی اموات تمباکو نوشی کے نتیجے میں ہوتی ہیں ان میں سے ہر دسویں موت صرف تمباکو کے دھوئیں کی وجہ سے ان لوگوں میں ہوتی ہے جو تمباکو نوشی نہیں کرتے اور ایسی اموات میں سے 30 فیصد بچوں میں ہوتی ہیں۔ عالمی ادارہ صحت 100 فیصد دھوئیں سے پاک ماحول کو برقرار رکھنے پر زور دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی فرد دوسرے کمرے میں بیٹھ کر، دروازہ بند کر کے تمباکو نوشی کرتا ہے تو بھی آپ اپنے کمرے کے ماحول کو صاف نہیں سمجھ سکتے۔

حقہ جو ہمارے دیہات میں کثرت سے استعمال ہوتا ہے اور زیادہ بڑی عمر کے افراد اس کے رسیا ہوتے ہیں اس کے بارے میں یہ وہم عام ہے کہ چونکہ اس کا دھواں پانی سے گزر کر آتا ہے لہٰذا یہ تمباکو نوشی کا محفوظ طریقہ ہے۔ حقہ نوشی پر بھی تحقیق کی گئی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حقہ نوشی کسی طرح بھی تمباکو کے دوسرے استعمالات یعنی سگریٹ وغیرہ سے کم نقصان دہ نہیں ہے۔ بلکہ حقے کی ایک نشست تقریباً 40,45 منٹ تک چلتی ہے اس دوران تقریباً 50 سے 200 کش لئے جاتے ہیں اس طرح اس کے مضر اثرات اس کا دورانیہ زیادہ ہونے کی وجہ سے سگریٹ وغیرہ سے بھی زیادہ ہو سکتے ہیں۔ حقہ نوشی پر ایک تحقیق سے یہ پتہ چلا کہ اس کے استعمال سے جسم میں کینسر پیدا کرنے والی ایک پروٹین Carcino Embryonic Antigen (CEA) کی مقدار میں خطرناک حد تک اضافہ ہو سکتا ہے۔

باقی صفحہ 4 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

جلسہ ہائے سیرۃ النبی ﷺ

مکرم ارشاد احمد عادل صاحب مربی سلسلہ محمود آباد فارم ضلع عمرکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

حلقہ محمود آباد کی جماعتوں میں جلسہ ہائے سیرۃ النبی ﷺ منعقد کئے گئے۔ ان جلسہ جات میں تلاوت و نظم کے بعد سیرۃ النبیؐ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کی گئیں۔ نیز حضرت مسیح موعود کے ان ارشادات کو بھی پیش کیا گیا جن میں شانِ رسول ﷺ کا بیان ہے۔

محمود آباد فارم میں 26 نومبر 2012ء کو جلسہ میں خاکسار اور مکرم سردار احمد خاں صاحب صدر جماعت محمود آباد فارم نے تقاریر کیں۔ حاضری 70 افراد تھی۔

پھیرو چیچی میں 28 نومبر 2012ء کو جلسہ ہوا۔ خاکسار اور مکرم حافظ ناصر احمد صاحب نے تقاریر کیں۔ حاضری 20/افراد تھی۔

خلیل آباد فارم میں 29 نومبر 2012ء کو جلسہ ہوا۔ مکرم عطاء اللہ خاصخیلی صاحب معلم وقف جدید اور مکرم سرفراز احمد صاحب نے تقاریر کیں۔ حاضری 25/افراد تھی۔

گوٹھ عبداللطیف میں 30 نومبر 2012ء کو جلسہ ہوا۔ مکرم عطاء اللہ خاصخیلی صاحب معلم وقف جدید اور مکرم سہیل احمد صاحب نے تقاریر کیں حاضری 18/افراد تھی۔

اللہ تعالیٰ تمام احمدیوں کو اسوہ رسول کریم ﷺ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اعزاز

(گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کی طالبات نے وزیر اعلیٰ پنجاب کے زیر اہتمام یوتھ فیسٹیول میں شرکت کی اور درج ذیل طالبات نے نمایاں پوزیشنز حاصل کیں۔

اردو مباحثہ ضلع سطح (ڈگری لیول) میں بجیلہ کنول نے اول اور ماریہ عفت نے دوئم، بلی نغمہ ضلع سطح (ڈگری لیول) میں فریحہ بٹ نے سوئم، انگریزی مباحثہ ضلعی سطح (ڈگری لیول) میں نادیہ بشریٰ نے دوئم، اردو مباحثہ ضلعی سطح (انٹر لیول) میں حانیہ نصیر نے اول اور حناء ارشد نے دوم، انگریزی مباحثہ ضلعی سطح (انٹر لیول) میں فوزیہ احمد نے دوئم، مقابلہ مصوری، تحصیل لیول میں انعم رحمٰن نے اول، ریحانہ کوثر نے دوئم، شائزہ مبین نے سوئم، ثوبیہ خان نے سوئم، مقابلہ مصوری (ضلعی سطح) میں انعم رحمٰن نے اول، ریحانہ کوثر نے دوئم، ثوبیہ خان نے سوئم، مقابلہ مصوری (ڈویژنل لیول) میں انعم رحمٰن نے دوئم اور مقابلہ مصوری (صوبائی سطح) میں انعم رحمٰن نے دوئم پوزیشن حاصل کی۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اعزاز کو ادارے کیلئے بابرکت اور مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرم محمد اسلم صاحب ترکہ مکرم محمد خان صاحب)

مکرم محمد اسلم صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محمد خان صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 21/17 دارالنصر برقبہ 1 کنال 64 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ خاکسار کا حصہ عشرت شاہین صاحبہ کے نام نیز مکرمہ آمنہ بی بی صاحبہ اور بشریٰ بی بی صاحبہ بنت محمد بوٹا صاحب کا حصہ خاکسار محمد اسلم، محمد نواز، مبارک احمد اور صداقت احمد کے نام منتقل کر دیا جائے۔ جبکہ دیگر ورثاء کا شرعی حصہ ان کے نام منتقل کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء

(1) مکرمہ آمنہ بی بی صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم محمد اسلم صاحب (بیٹا)
(3) مکرم محمد نواز صاحب (بیٹا)
(4) مکرم مبارک احمد صاحب (بیٹا)
(5) مکرم صداقت احمد صاحب (بیٹا)
(6) مکرمہ قیصر بانو صاحبہ مرحومہ (بیٹی)

ورثاء مرحومہ

(i) مکرم محمد بوٹا صاحب (خاوند)
(ii) مکرم محمد عرفان صاحب (بیٹا)
(iii) مکرمہ حفیظاں بی بی صاحبہ (بیٹی)
(iv) مکرمہ بشریٰ بی بی صاحبہ (بیٹی)
(v) مکرمہ نصرت بی بی صاحبہ (بیٹی)
(7) مکرمہ بشریٰ بی بی صاحبہ (بیٹی)
(8) مکرمہ نصرت بی بی صاحبہ (بیٹی)
(9) مکرمہ عشرت شاہین صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

نکاح و تقریب شادی

مکرم محمد رفاقت احمد صاحب اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ عفت بشریٰ احمد صاحبہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم محمد ریحان ظفر صاحب ابن مکرم اکرام ظفر صاحب مرحوم آف اٹک دس ہزار پاؤنڈ سٹرلنگ حق مہر پر مکرم مبشر مجید باجوہ صاحب مربی سلسلہ اسلام آباد نے مورخہ 19/اکتوبر 2012ء کو بیت الذکر اسلام آباد میں کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے رخصتی مورخہ 15 نومبر 2012ء کو یو۔کے میں عمل میں آئی۔ لڑکی کے خاندان کا تعلق بھیرہ سے ہے۔ اس خاندان میں احمدیت کا آغاز لڑکی کے پڑدادا کے والد حضرت میاں غلام محی الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے ذریعہ ہوا۔ لڑکی کے دادا مکرم میاں عبدالرحمٰن صاحب آف بھیرہ اور نانا مکرم میاں فضل الرحمٰن صاحب بسمل سابق امیر جماعت احمدیہ بھیرہ ہیں۔ لڑکا مکرم حکیم محمد بخش صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ اٹک کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو انتہائی بابرکت، جانبین کیلئے مثمر بثمرات حسنہ کرے اور ہم سب کو نیز آئندہ نسلوں کو بھی خلافت احمدیہ کا وفادار بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد اکبر صاحب کارکن دفتر وصیت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ نذیراں بی بی صاحبہ زوجہ محترم محمد انور مرحوم صاحب سابق کارکن امور عامہ ربوہ مورخہ 28 نومبر 2012ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اسی دن بعد نماز عصر بیت المبارک میں محترم مولانا محمد الدین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد محترم نصیر احمد صاحب چوہدری سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ نے دعا کروائی۔ امی جان خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور اللہ کے فضل و کرم سے پابند صوم و صلوٰۃ، تہجد گزار اور قرآن پاک کی باقاعدہ تلاوت کرنے والی، صابر و شاکر اور بہت دعا گو خاتون تھیں۔ مہمان نوازی اور ملنساری کے علاوہ خلافت سے محبت ایک خاص وصف تھا۔ امی جان محترم بابا جلال الدین صاحب درویش قادیان کی بیٹی اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری کی بھانجی تھیں۔ محترمہ والدہ صاحبہ کی وفات پر دور ونزدیک سے بیشمار افراد نے خود آکر بھی اور فون پر بھی تعزیت کی۔ ہم تمام بہن بھائی ان سب افراد کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے دکھ کی اس گھڑی میں ہماری ڈھارس بندھائی۔ مرحومہ نے لواحقین میں 2 بیٹے 3 بیٹیاں اور متعدد پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ تمام احباب سے والدہ صاحبہ کے بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

علمی مقابلہ جات

(مدرسۃ الحفظ ربوہ)

مکرم مبارک احمد صاحب پرنسپل مدرسۃ الحفظ تحریر کرتے ہیں۔

مدرسۃ الحفظ کے طلباء کے ذہنی اور علمی معیار کو بلند کرنے کے لئے 2001ء سے سالانہ علمی ریلی کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سلسلہ کی تیرھویں علمی ریلی مورخہ 29 نومبر 2012ء کو منعقد کرانے کی توفیق ملی۔ علمی ریلی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا، تلاوت کے بعد صدر مجلس محترم قاری محمد عاشق صاحب استاد مدرسۃ الحفظ نے افتتاحی دعا کروائی۔ اس کے بعد باقاعدہ طور پر مقابلہ جات شروع کروائے گئے۔ ان مقابلہ جات میں مقابلہ حسن قرات، نظم، تقریر، بیت بازی، نصاب وقف نو اور کوئز پروگرام (جو دیباچہ تفسیر القرآن اور قرآن کریم سے تیار کردہ سوالات پر مشتمل تھا) کے مقابلہ جات شامل تھے۔ فائنل مقابلہ جات سے قبل طلباء کے مابین اپنے اپنے احزاب میں ابتدائی مقابلہ جات کروائے گئے۔ ان ابتدائی مقابلہ جات میں منتخب ہونے والے طلباء کو فائنل مقابلہ جات میں شامل کیا گیا۔ عزیزم مستنصر احمد مثالی طالب علم رہے۔ جبکہ احزاب کے باہمی مقابلوں میں ''نور حزب'' مثالی حزب قرار پایا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مدرسۃ الحفظ کے تمام طلباء کے ذہنوں کو جلا بخشے اور اعلیٰ دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے اور تمام کارکنان کو زیادہ سے زیادہ مقبول خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم چوہدری عبدالباسط صاحب ڈیفنس سوسائٹی لاہور اطلاع دیتے ہیں کہ میرے چچا مکرم چوہدری عبدالحمید عابد صاحب شدید علیل ہیں۔ احباب سے شفاء کاملہ عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم شیخ داؤد احمد صاحب رحمٰن کالونی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے سسر مکرم شیخ حمید الدین صاحب ابن مکرم شیخ سراج دین صاحب حلقہ کریم نگر فیصل آباد کافی عرصہ سے دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں اور طبیعت اکثر و بیشتر خراب ہو جاتی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و کاملہ و عاجلہ اور لمبی عمر سے نوازے۔ آمین

COLIC REMEDY
پیٹ درد، گردہ کا درد، اپنڈکس کا درد اور نفخ شکم کے لئے
بفضل خدا نہایت مفید۔ قیمت 40 روپے
بجنی ہومیوپیتھک کلینک رحمت بازار ربوہ
0333-6568240

(مکرم مرزا انوار الحق صاحب)

نومبائعین کیلئے تربیتی کلاس بینن

ملک بینن میں عموماً ہر سال جولائی اور اگست میں سکولوں میں سالانہ امتحانات کے بعد چھٹیاں ہو جاتی ہیں چنانچہ مدرسہ احمدیہ بینن میں ان 2 ماہ کے دوران خصوصی کلاس کا انعقاد کیا جاتا ہے دوسرے وقت میں یہ کلاس 3,3 ماہ کی لگائی جاتی ہے۔ لیکن چھٹیوں میں 2 ماہ کی کلاس لگائی جاتی ہے کیونکہ تیسرے ماہ سکول کھل جاتے ہیں۔ یاد رہے مدرسہ احمدیہ کا قیام پوبے مشن میں 2009ء میں کیا گیا تھا جس کا بنیادی مقصد نومبائعین کی تربیت اور انہیں جماعت کا فعال ممبر بنا کر داعی الی اللہ بنانا ہے۔

چنانچہ اس سال یکم جولائی 2012ء کو اس کلاس کا انعقاد کیا گیا۔ بینن کے تمام ڈیپارٹمنٹس اور طول و عرض سے 150 سے زائد احمدی اور نومبائع طلباء اس کلاس میں شرکت کیلئے یہاں پہنچے سب سے چھوٹی عمر کا طالبعلم 10 سال کا ایک طفل تھا جبکہ سب سے بڑی عمر 62 سال کے ایک ناصر کی تھی۔ الحمد للہ کہ تمام کے تمام طلباء نے بڑی ہی دلجمعی اور دلچسپی سے کلاس کا تمام عرصہ مکمل کیا اور اپنے علم اور ایمان میں اضافے کی بھرپور کوشش کی اسی دوران رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ بھی شروع ہوا اور اختتام پذیر بھی ہوا اور تمام افراد اس سے مستفید ہوئے اور بعد ازاں عید الفطر بھی تمام طلباء نے ہمارے ساتھ ہی مدرسے میں منائی۔

روزانہ پروگرام کے مطابق صبح 4 بجے تمام طلباء کو نماز تہجد کیلئے اُٹھایا جاتا۔ نماز تہجد کی ادائیگی کے بعد روزہ رکھنے والے طلباء جماعتی انتظام کے تحت سحری کھاتے، بعد ازاں نماز فجر ادا کی جاتی اور درس قرآن تقریباً 30 منٹ کا دیا جاتا۔ نماز کے بعد کچھ آرام کیلئے وقت دیا جاتا اور پھر صبح 8 بجے تمام طلباء اپنی اپنی کلاسز میں چلے جاتے۔ کلاس کے دوران انہیں یسرنا القرآن، تلاوت قرآن صحت کے ساتھ سکھایا جاتا۔ پھر تفسیر القرآن، حدیث، علم الکلام اور فقہ کے مضامین پڑھائے جاتے۔ دوپہر 1 بجے کلاس کا اختتام کیا جاتا اور 2 بجے تمام طلباء نماز ظہر ادا کرتے۔ بعد ازاں عصر کی نماز تک آرام کیلئے وقفہ ہو جاتا اور بعد از نماز عصر درس ملفوظات ہوتا۔ نماز عصر کی ادائیگی کے بعد تمام طلباء کو کھیلنے کیلئے کچھ وقت دیا جاتا اور پھر M.T.A پر مختلف پروگرام بھی دکھائے جاتے۔ نماز مغرب سے قبل تمام طلباء افطاری کرتے اور نماز مغرب ادا کرتے۔ نماز مغرب کے بعد درس حدیث کا انعقاد کیا جاتا اور تمام طلباء کو سوال و جواب کا موقع دیا جاتا۔ جس میں طلباء بڑھ چڑھ کر مختلف دلچسپ سوالات کرتے جن کا انہیں کافی وشافی جواب دیا جاتا۔ اس کے بعد نماز عشاء ادا کی جاتی۔ پھر تراویح کی باجماعت ادائیگی بھی کی جاتی۔ بعد ازاں تمام طلباء رات کا کھانا کھاتے پھر 1 گھنٹہ سٹڈی کیلئے دیا جاتا۔ اور قریباً 11 بجے تمام طلباء سونے کیلئے چلے جاتے۔

الحمد للہ کہ روزانہ کا شیڈیول باوجود کافی مصروف ہونے کے تمام طلباء نے بڑی ہی دلچسپی سے گزارا۔ قریباً تمام طلباء نے اس بات کا اظہار کھل کر کیا کہ اس کلاس سے واقعی ان کے علم اور ایمان میں بہت اضافہ ہوا ہے اور جماعت کے متعلق بہت سی معلومات ملی ہیں اور بہت سے شکوک وشبہات کا ازالہ بھی ہوا ہے۔ نیز دوسرے مذاہب خصوصاً عیسائیت کی حقیقت از روئے بائبل ان پر واضح ہوگئی ہے بہت سوں نے تو اگلی کلاس کیلئے جانے سے قبل ہی ریزرویشن کیلئے نام دے دیا تھا۔

فقہ کے لحاظ سے تقریباً تمام طلباء کو وضو کا طریق، ندا، اقامت باجماعت نماز، تسبیحات، نماز جمعہ، نماز جنازہ، نماز عیدین اور تلاوت قرآن صحت کے ساتھ پڑھنا سکھایا گیا۔ 2 طلباء نے اس کلاس کے دوران تجدید بیعت کی کہ اصل میں یہاں آکر اب انہوں نے احمدیت کو سمجھا ہے۔ اس کلاس کے دوران مکرم عزیز ابراہیم صاحب لوکل مشنری اور مکرم آرونی محمد صاحب لوکل معلم نے خاکسار کے ساتھ تدریس میں بہت تعاون کیا۔ اسی طرح کچن، سیکیورٹی اور صحت میں لوکل احباب جماعت کا تعاون حاصل رہا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزاء عطا فرمائے۔ آمین

30/ اگست 2012ء کو اس کلاس کا اختتام کیا گیا۔ مکرم رانا فاروق احمد صاحب امیر جماعت بینن اور مکرم بکری علیمی مصلیو صاحب نائب امیر بینن بنفس نفیس اس کلاس کی اختتامی تقریب میں شامل ہوئے اور امتحانات کے مطابق اول، دوئم اور سوئم آنے والے طلباء کو انعامات سے نوازا۔ نیز مفید نصائح بھی کیں۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ یہ تمام طلباء واپس جا کر اپنے اپنے علاقوں میں احمدیت کے نور کو پھیلانے کا ذریعہ بن جائیں اور ان کے ذریعے سے مزید علاقوں میں احمدیت کا نفوذ ہو۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 12۔دسمبر

طلوع فجر	5:29
طلوع آفتاب	6:56
زوال آفتاب	12:02
غروب آفتاب	5:07

درخواست دعا

مکرم ملک خالد محمود صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں۔ فاروق ہسپتال میں بیہوشی کی حالت میں ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرمہ نصرت نسیم صاحبہ دارالرحمت غربی ربوہ اطلاع دیتی ہیں۔

میرے شوہر مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد بوٹا صاحب مرحوم گردوں کے عارضہ میں مبتلا ہیں آجکل طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں ڈائیلائسز ہو رہا ہے۔ طبیعت بہتری کی طرف مائل ہے مگر کمزوری زیادہ ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

سکری اور گرتے بالوں کا علاج
سفوف سکاکائی سر دھونے کیلئے
تیار کردہ: ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

TAHIR طاہر
طاہر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ کا
اولاد بخش کورس
حکیم منور احمد عزیز
03346201283
عرصہ علاج تین ماہ خرچ =/3500 روپے

VOLTA-OSAKA PHOENIX EXIDEX TOKYO FB AGS MILLT
دیسی بیٹریاں 6 ماہ کی گارنٹی کے ساتھ تیار کی جاتی ہیں
مین ڈیلر
مرحبا بیٹری سنٹر
ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: حفیظ احمد: 0333-6710869
عابد محمود: 0333-6704603

FR-10

For Genuine TOYOTA Parts
AL-FURQAN
MOTORS PVT LIMITED
Ph:
021-2724606
2724609
47- Tibet Centre
M.A. Jinnah Road,
KARACHI
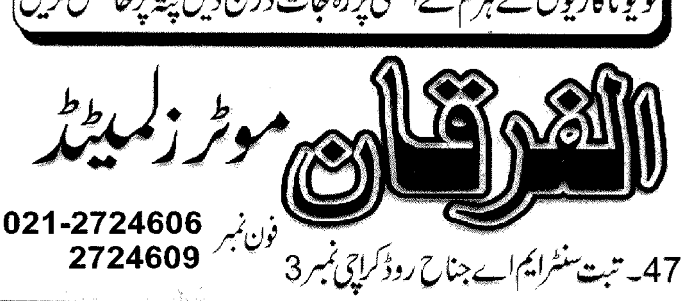
TOYOTA, DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
فون نمبر
021-2724606
2724609
47۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3